نومولود کے بال کب اتارے جائیں اور ان بالوں کا کیا کیا جائے؟

مجیب: مولانا محمد بلال عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3198

تاریخ اجراء: 14 ربیع الثانی 1446ھ/18 اکتوبر 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا پیدائشی بچے کے بال فوراً اتروانا لازمی ہیں؟ اور اترواکر پاس رکھ لیں یا کہیں دبا دیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پیدائش کے فوراً بعد بال اتروانا ضروری نہیں، بعد میں بھی اترواسکتے ہیں اور بہتر یہ ہے کہ ساتویں دن اتروائے جائیں اور جو بال اتریں انہیں دفن کر دیا جائے۔

سنن ابی داؤد شریف میں ہے" عن سمرة بن جندب، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: «كل غلام رهينة بعقيقته تذبح عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى "ترجمہ: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے اس کی پیدائش کے ساتویں دن اس کا عقیقہ کیا جائے اور اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔(سنن ابی داؤد، جلد3، صفحہ106، حدیث نمبر2838، المکتبة العصریہ، بیروت)

بہار شریعت میں ہے"جب بچہ پیدا ہو تو مستحب ہے کہ اس کے کان میں اذان و اقامت کہی جائے۔۔۔۔ساتویں دن اوس کا نام رکھا جائے اور اوس کا سر مونڈا جائے۔" (بہار شریعت، ج3، حصہ15، ص355، مکتبة المدینہ)

بہار شریعت میں ہے"بال دفن کر دیں اور ہمیشہ بدن سے جو چیز بال، ناخن، کھال جُدا ہوں دفن کر دیا کریں۔" (بہار شریعت، ج1، حصہ6، ص1144، مکتبة المدینہ)

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہٗ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم